آنکھیں اب رشک طور رہتی ہیں یعنی محو حضور رہتی ہیں
نور سنت ہے جن کی قسمت میں بدعتیں ان سے دور رہتی ہیں

پاسبان مسلک اہل السنّۃ والجماعۃ

دوماہی مجلہ نور سنت کراچی

جلد ۲ | کتابی سلسلہ | شمارہ ۹

انصاف اگر پوچھو
ہمارا امام اور تمہارا امام
پیٹ کا پجاری کون؟
کیا نماز میں رسول اللہ ﷺ کا خیال آنا برا ہے؟

مدیر
علامہ محمد معاویہ قادری

انجمن دعوت اہل السنّۃ والجماعۃ

دوماہی

مجلہ نورِ سنّت

کراچی

پاسبان مسلکِ اہلسنت والجماعت

شمارہ نمبر 9

بیاد
فاتح بریلویت
مولانا حضرت محمد منظور نعمانی رحمۃ اللہ علیہ

بدعا
امام اہل سنت
مولانا حضرت سرفراز خان صفدر رحمۃ اللہ علیہ

بطرز
قاری عبد الرشید رحمۃ اللہ علیہ

قیمت فی شمارہ عمومی: 25/-

سالانہ زرِ تعاون 200/-

نورِ سنت انٹرنیٹ پر پڑھیے:
www.nooresunnat.tk

اہل السنۃ کا نمائندہ چینل یوٹیوب پر دیکھیے:
Youtube/rahesunnat

نوٹ: سالانہ ممبر شپ لینے والے جن حضرات کی مدت ختم ہو چکی ہے وہ جلد از جلد رابطہ فرمائیں، بصورت دیگر ادارہ رسالہ بھیجنے سے معذرت خواہ ہوگا۔

رسالہ مستقل لگوانے کے لیے رابطہ کریں
0312-5860955, 0313-2002750

تاریخ اشاعت: اپریل 2013ء

ناشر انجمن دعوۃ اہل السنۃ والجماعۃ

اعتکاف فرمالیا۔ قبل اعتکاف ایک دن کا واقعہ ہے کہ عصر کے وقت حضور امام احمد رضا تشریف لائے اور نماز پڑھا کر تشریف لے گئے۔ میں مسجد کے اندر کونے میں چلا گیا۔ تھوڑی دیر میں ایک صاحب آئے اور مجھ سے کہنے لگے۔ آپ نے ابھی عصر کی نماز نہیں پڑھی ہے۔ میں نے کہا کہ ابھی حضور کے پیچھے پڑھی ہے۔ تو ان صاحب نے تعجب سے کہا کہ حضور تو اب پڑھ رہے ہیں۔ میں نے بھی سُنا تو نہایت تعجب کیا اور یقین نہ ہوا اس لیے کہ نمازِ عصر کے بعد کوئی نماز داخل نہیں اور امام احمد رضا نے ہم لوگوں کے سامنے نماز پڑھی اور پڑھائی ہے۔ اور ابھی مغرب کا وقت نہیں۔ پھر اگر کوئی غلطی ہوگئی ہوتی تو سب کو اعادہ کرنے کا حکم فرماتے غرض مجھ کو بڑی حیرت ہوئی۔ انہوں نے پھر کہا دیکھ لیجئے پڑھ رہے ہیں۔ تب میں نے آگے بڑھ کر دیکھا تو واقعی نماز پڑھ رہے تھے۔ منتظر کھڑا رہا جب سلام پھیرا تو میں نے عرض کیا حضور! میری سمجھ میں نہیں آیا کہ ابھی نماز پڑھائی ہے اور پھر پڑھ رہے ہیں۔ نوافل کا بھی اس وقت سوال نہیں۔ تو امام احمد رضا نے ارشاد فرمایا کہ قعدہ اخیر میں بعد تشہد (بعد تشہد یعنی عین درود پاک پڑھتے وقت حضرت کا نفس حرکت میں آیا اور اس زور سے کہ انگر کھے کا بند توڑ دیا۔ از ناقل)) ''حرکتِ نفس'' (عضوءِ مخصوص) سے میرے انگر کھے کا بند ٹوٹ گیا تھا۔ چونکہ نماز تشہد پر ختم ہو جاتی ہے اس وجہ سے آپ لوگوں سے نہیں کہا اور گھر جا کر بند درست کرا کر اپنی نماز احتیاطاً پھر سے پڑھ لی۔ (انوار رضا ص ۲۵۷)

(۳) ہمارا امامؒ اور تکفیرِ مسلم

امام صاحبؒ حتی الامکان مؤمن کے فعل کی تاویل کرتے تھے اور اس پر کفر کا فتویٰ لگانے سے گریز فرماتے تھے۔

ایک مرتبہ آپ کی خدمت میں ایک شخص آیا اور عرض کیا کہ ایک شخص جو اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے لیکن وہ میتہ (مردار یعنی بغیر ذبح کے) کھانے کو جائز کہتا ہے۔ بلا رکوع و سجود کے نماز پڑھتا ہے۔ بن دیکھے شہادت دیتا ہے۔ ''فتنہ'' کو محبوب رکھتا ہے۔ یہود و نصاریٰ کے قول کی تصدیق کرتا ہے۔ ایسے شخص کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ امام صاحبؒ نے فرمایا وہ مؤمن ہے۔ میتہ سے اس کی مراد مچھلی ہوگی۔ بلا رکوع و سجود نماز سے